مولانا سید اخلاق حسین قاسمی دہلوی رحمتہ اللہ علیہ:

معتبر عالم دین، مفسر قرآن اور نامور مصنف مولانا اخلاق حسین قاسمی دہلوی 13 را کتوبر 2009ء کو نمازِ عشاء کی ادائیگی کے دوران انتقال کر گئے۔ مرحوم کی عمر نواسی سال تھی۔ وہ دارالعلوم دیوبند کے فاضل اور شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہٗ کے شاگرد تھے۔ تحریک آزادی میں جمعیت علماء ہند کے اسٹیج سے بھر پور حصہ لیا اور دمِ واپسیں جمعیت علماء دہلی کے صدر تھے۔ مدرسہ عالیہ فتح پوری مسجد دہلی کے مہتمم اور مدرسہ حسین بخش کے خطیب تھے۔ خطابت میں سحبان الہند مولانا احمد سعید دہلوی رحمتہ اللہ علیہ کے جانشین تھے۔ سو کے قریب تصانیف ہیں۔ جن میں مستند موضح القرآن، اخلاقِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم، مولانا ابوالکلام آزاد کی قرآنی بصیرت، محاسن موضح القرآن، مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور دلّی کی برادریاں اہم کتابیں ہیں۔

1949ء میں حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ کے حکم پر اُن کے فرزند مولانا سید ابوذر بخاری رحمتہ اللہ علیہ نے مولانا قاسمی مرحوم کی کتاب مسئلہ حیات النبی شائع کی اور ملک بھر میں تقسیم کی۔

13 را کتوبر کی رات کراچی سے محترم مولانا تنویر احمد شریفی نے ان کے انتقال کی اطلاع کی تو دل بجھ گیا اور ذہن اُن کی یادوں میں کھو گیا۔ غالباً 1990ء میں وہ پاکستان تشریف لائے تو لاہور سے مولانا سعید الرحمٰن علوی (رحمہ اللہ) کے ہمراہ ملتان بھی تشریف آوری ہوئی۔ دارِ بنی ہاشم میں ایک دن اور ایک رات قیام کے دوران اُن کی علمی وادبی مجلس میں ایک طالب علم کی حیثیت سے بیٹھنے اور استفادے کا شرف حاصل ہوا تھا۔ ابناء امیر شریعت حضرت مولانا سید ابوذر بخاری اور حضرت مولانا سید عطاء المحسن بخاری (رحمہم اللہ) سے اُن کی علمی گفتگو سن کر دل میں بے پناہ احترام پیدا ہو گیا تھا۔ پُروقار اور مدلل گفتگو اپنے موضوع پر کمال دسترس اور گرفت تھی۔ نہایت سادہ، بے تکلف، ہنس مُکھ اور وضع دار انسان تھے۔ نماز مغرب کے بعد مجھے حکم فرمایا کہ حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری نور اللہ مرقدہ کے مزار پر لے چلو۔ تعمیل ارشاد کی اور موٹر سائیکل پر بٹھا کر مزار پر لے گیا۔ وہ کچھ دیر وہاں ٹھہرے مگر امیر شریعت سے اُن کی محبت ان کی آنکھوں سے آنسو بن کر موتیوں کی طرح ٹپک رہی تھی۔ مولانا مرحوم ملتان سے لاہور تشریف لے گئے تو اگلے روز راقم بھی لاہور پہنچ گیا۔ یہاں بھی اُن کے خطاب اور نجی مجالس سے بھر پور استفادہ کیا۔ اُن کے حلقۂ ارادت میں ہر طبقہ کے لوگ شامل ہیں۔ مگر خاص طور پر کراچی سے اُن کے ہم سبق حضرت مولانا قاری شریف احمد مدظلہ، ڈاکٹر ابوسلمان شاہ جہان پوری، قاری رشید احمد، حافظ تنویر احمد شریفی، نعمان محمد امین اور مولانا محمد عاصم زکی نے مولانا کے انتقال پر دلی غم کا اظہار کیا ہے۔